السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے شوہر نے مجھ پر طلاق کی قسم ڈالی اور کہا کہ تو میرے لیے ایسے ہے جیسے کہ میری ماں یا بہن، اور پھر ایسے مقدر ہوا کہ ہم دوبارہ اکٹھے ہوگئے، اور میں حمل کے ساتویں مہینے میں تھی۔ میرے گھر والوں نے میرے شوہر کو پابند کیا کہ وضع حمل سے پہلے پہلے تین مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ اور اب مجھے دو ماہ ہو رہے ہیں کہ وضع حمل ہوگیا ہے۔ میرا شوہر مالی مشکلات سے دوچار ہے۔ اس کی نیت تو ہے کہ تین مسکینوں کو کھانا کھلائے گا مگر ابھی تک یہ نہیں کر سکا ہے۔ اور میں ایک مسلمان دیندار خاتون ہوں، اللہ سے بہت ڈرتی ہوں کہ میں اپنے شوہر کے ساتھ حرام انداز میں نہ رہ رہی ہوں، براہ مہربانی اس مسئلہ کی وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ کے شوہر نے یہ الفاظ جو بولے ہیں یہ طلاق کے الفاظ نہیں ہیں بلکہ یہ "ظہار" ہے، یوں کہ اس نے کہا "تو میرے لیے ایسے ہے جیسے میری ماں ہو یا بہن۔" اور "ظہار" جیسے کہ اللہ عزوجل نے بیان فرمایا، بہت بری اور غلط بات ہے۔ آپ کے شوہر کو چاہئے کہ جو اس سے ہوچکا اس کی اللہ سے معافی مانگے اور جب تک اللہ کے فرمان کے مطابق کفارہ نہ دے لے اسے تم سے تمتع حاصل کرنا جائز نہیں ہے۔ ظہار کے کفارہ کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَالَّذينَ يُظٰهِرونَ مِن نِسائِهِم ثُمَّ يَعودونَ لِما قالوا فَتَحريرُ رَقَبَةٍ مِن قَبلِ أَن يَتَماسّا ذٰلِكُم توعَظونَ بِهِ وَاللَّهُ بِما تَعمَلونَ خَبيرٌ ٣ فَمَن لَم يَجِد فَصِيامُ شَهرَينِ مُتَتابِعَينِ مِن قَبلِ أَن يَتَماسّا فَمَن لَم يَستَطِع فَإِطعامُ سِتّينَ مِسكينًا ذٰلِكَ لِتُؤمِنوا بِاللَّهِ وَرَسولِهِ وَتِلكَ حُدودُ اللَّهِ وَلِلكٰفِرينَ عَذابٌ أَليمٌ ٤ ...

سورة المجادلة

"اور جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرلیتے ہیں، اور پھر اپنے کہے سے رجوع کرتے ہیں تو (ان کے ذمے ہے) ایک گردن آزاد کرنا، قبل اس سے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں۔ تمہیں اس کی نصیحت کی جارہی ہے، اور اللہ تعالیٰ جو بھی تم عمل کرتے ہو اس سے خوب باخبر ہے اور جو شخص نہ پائے تو (اس کے ذمے) دو مہینے کے روزے ہیں متواتر، قبل اس سے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں، اور جسے یہ طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔ یہ اس لیے کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ، اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور کافروں (یعنی نہ ماننے والے) کے لیے دردناک عذاب ہے۔"

الغرض شوہر کو آپ کے قریب ہونا اور تم سے متمتع ہونا جائز نہیں حتی کہ وہ ادا کردے جس کا اللہ نے حکم دیا ہے، اور تمہارے لیے بھی حلال نہیں ہے کہ جب تک وہ اللہ کا حکم پورا نہ کرلے اسے اپنے نفس پر کوئی موقع دو۔

اور خاتون کے گھر والوں نے جو اسے تیس مسکینوں کو کھانا کھلانے کا پابند کیا ہے، یہ غلط ہے، ٹھیک نہیں ہے۔ قرآن کریم کے مطابق، جیسے کہ آپ نے سنا، اس پر واجب ہے کہ ایک گردن آزاد کرے، اگر یہ نہ کرسکے تو دو ماہ متواتر روزے رکھے، یہ بھی اگر مشکل ہوں تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ "گردن آزاد" کرنے کا مفہوم واضح ہے کہ کسی مملوک غلام کو خرید کر غلامی سے آزاد کرے۔ اور دو ماہ متواتر روزے رکھنے کا مفہوم یہ ہے مسلسل بلا کسی تعطل اور وقفہ کے روزے رکھے، سوائے اس کے کہ کوئی شرعی عذر پیش آجائے، مثلاً بیمار ہو جائے یا سفر درپیش ہو۔ اس عذر کے زائل ہونے کے بعد سابقہ گنتی پر بقیہ روزے پورے کرے۔ اور ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانے کی دو صورتیں ہیں: یا تو کھانا تیار کرکے انہیں اس کی دعوت دے حتی کہ وہ اسے کھالیں یا خشک طعام چاول وغیرہ جو طعام لوگ کھاتے ہیں، ان میں تقسیم کردے۔ گندم (یا اسی قسم کا غلہ) ہر ایک کو ایک ایک مد (اڑھائی پاؤ) پیش کرے یا دوسری قسم کا کوئی اور طعام ہو تو آدھا آدھا صاع (سوا کلو) ہونا چاہئے۔ (محمد بن صالح عثیمین)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 598

محدث فتویٰ